کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد سوم تا جلد سیزدہم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوب

در حالات و مناقب حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا

مترجم

سید المفسرین ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ناشر ... ... ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۲ کراچی

مطبع ... ... قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۲ کراچی

کتابت ... ... سید شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت ... ... ستمبر ۲۰۰۴ء

ہدیہ ... ... ۱۴۰ روپے

ان کا مسلمان نہیں۔ ابن زیاد نے عبداللہ بن یقطر کو قتل کا حکم دیا۔

ابن زیاد نے محمد بن اشعث کندی۔ عمرو بن حجاج زبیدی اور اسماء بن خارجہ فزاری کو حکم دیا کہ ہانی بن عروہ کو حاضر کرو اور اس نے قاضی شریح کے سامنے یہ شعر پڑھا ؎

ارید حیاته ویرید قتلی ۔ عذیرك من خلیلك من مراد

ہانی نے کہا اے امیر تو نے مجھے کیوں بلایا ہے اس نے کہا تو نے مسلم بن عقیل کو اپنے گھر میں پناہ دی ہے اور ان کے لیے ہتھیار جمع کیے ہیں۔ لوگوں کو ان کی مدد پر آمادہ کیا ہے تو نے یہ سمجھا ہے کہ تیرا حال مجھ سے مخفی ہے۔ ہانی نے ان باتوں سے انکار کیا۔ ابن زیاد نے معقل کو بلایا اور کہا تو اس کو پہچانتا ہے۔ ہانی سمجھ گئے کہ راز فاش ہو گیا۔ کہنے لگے میں نے مسلم کو بلایا نہیں وہ خود میری پناہ میں آئے ہیں اب میں ان سے کہوں گا کہ میرے جوار سے کہیں اور چلے جائیں۔ اس نے کہا کہ میں تجھ کو نہ چھوڑوں گا جب تک تو ان کو حاضر نہ کرے۔ انہوں نے کہا یہ مجھ سے ہرگز نہ ہو گا۔ مسلم بن عمرو باہلی نے کہا تم کو ان کے حاضر کرنے میں عار کیوں ہے۔ بادشاہ وقت کے سامنے حاضر کرنا باعث عار تو نہیں۔ ہانی نے کہا میرے لیے اس سے زیادہ عار دنیا میں کوئی چیز نہیں کہ میں اپنے مہمان اور فرزند رسول کے قاصد کو کسی کے حوالے کر دوں۔ میرے بازوؤں میں جان ہے۔ میں ایک بڑے قبیلہ کا سردار ہوں اگر میں اکیلا بھی ہوتا تب بھی تیرے حوالے نہ کرتا یہاں تک کہ ان کی حفاظت میں جان دیدیتا۔

ابن زیاد نے کہا اگر تو حاضر نہ کرے گا تو میں تیری گردن ماردوں گا یہ کہہ کر اپنی لکڑی جناب ہانی کی ناک پر ماری جس سے پیشانی اور ناک شگافتہ ہو گئی اور خون سے ان کے کپڑے تربتر ہو گئے اس کے بعد ہانی کو قید کر دیا گیا جب یہ خبر ان کے قبیلے کو ہوئی تو انہوں نے قصر کو آگھیرا اور آٹھ ہزار آدمی لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ ابن زیاد نے قاضی شریح کو حکم دیا کہ وہ ان کے قبیلے کے پاس جا کر یقین دلائے کہ ہانی صحیح سالم ہے۔ شریح کے کہنے پر وہ لوگ مطمئن ہو کر واپس گئے۔

حضرت مسلم کی شہادت

جب جناب مسلم کو ہانی کا واقعہ معلوم ہوا تو آپ ان چار ہزار آدمیوں کے ساتھ جو آپ کے ساتھ تھے جنگ پر آمادہ ہوئے جب آپ کے خروج کی خبر لوگوں کو معلوم ہوئی تو آٹھ ہزار کی جمعیت اور آکر آپ سے مل گئی ابن زیاد نے خائف ہو کر اپنے قصر کے دروازے بند کر لیے۔ جناب مسلم نے قصر کا احاطہ کر لیا۔ ابن زیاد نے کثیر ابن شہاب حارثی اور محمد بن اشعث کندی کو باب الرومین کی طرف سے امان کا جھنڈا دے کر بھیجا۔ ان دونوں نے باواز بلند پکار کر کہا جو اس جھنڈے کے نیچے آجائے گا اس کے لیے امان ہے یہ

کر رؤساء قبائل اس کے نیچے آگئے۔ ابن زیاد نے ان کو قصر کے اندر بلا کر کہا اپنے اپنے لوگوں سے کہو کہ اطاعت میں تم کو انعام و اکرام سے نوازا جائے گا اور در صورت نافرمانی سخت سزا دی جائے گی۔ یہ سن کر لوگ منتشر ہونے لگے یہاں تک کہ جناب مسلم کے پاس صرف تیس نفر رہ گئے اور جب نماز مغرب سے فارغ ہوئے تو ایک بھی نہ رہا۔

یہ حال دیکھ کر آپ با حال پریشان کوفہ کے گلی کوچوں میں پھرنے لگے یہاں تک کہ آپ طوعہ نامی ایک عورت کے دروازہ پر پہنچے وہ محمد اشعث کی کنیز تھی۔ اس کی شادی اسید حضرمی سے کر دی گئی تھی اس سے ایک لڑکا بلال نامی پیدا ہوا وہ لوگوں کے ساتھ گھر سے باہر گیا ہوا تھا طوعہ دروازہ پر کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی جناب مسلم نے اس سے کہا اے کنیز خدا مجھے پانی پلا۔ جب اس نے پانی لا کر پلا دیا تو آپ اس کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ اس نے کہا اے بندۂ خدا اب اپنے گھر جا۔ آپ خاموش ہو گئے اس نے پھر یہی کہا آپ نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے کہا اے شخص میں بار بار کہہ رہی ہوں کہ تو اپنے گھر جا اور تو جواب تک نہیں دیتا۔ حضرت مسلم نے آہ سرد بھر کر کہا کہاں جاؤں اس شہر میں میرا گھر نہیں میں ایک غریب الوطن ہوں اس نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے تم مسلم ابن عقیل ہو فرمایا ہاں میں وہی ہوں اس کو رحم آیا اور اپنے گھر کے اندر لے گئی۔

تھوڑی دیر بعد بلال گھر میں آیا طوعہ نے سارا حال اس سے بیان کیا وہ سو رہا۔ صبح کو ایک منادی ندا کرتا ہوا سنائی دیا جو مسلم کا پتہ بتائے گا مستحق انعام ہوگا اور جو اپنے گھر میں چھپائے گا اس کی سزا موت ہے یہ سن کر دوڑا اور عبدالرحمٰن بن محمد اشعث سے جا کر کہنے لگا مسلم میرے گھر میں ہیں۔ عبدالرحمٰن نے یہ خبر اپنے باپ سے بیان کی وہ دوڑا ہوا ابن زیاد کے پاس گیا اور یہ خبر اس کو سنا دی اس نے عبید اللہ عمر بن حریث اور محمد بن اشعث کو ستر آدمیوں کے ساتھ طوعہ کے گھر کا محاصرہ کرنے کے لیے بھیجا انہوں نے جاتے ہی گھر کو گھیر لیا۔ حضرت مسلم نے دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

موت برحق ہے جو زندہ ہے کہ موت کا پیالہ پینا پڑے گا اللہ کے حکم پر صبر کرنا لازم ہے۔ حکم قضا و قدر تمام خلق میں جاری ہے اس کے بعد آپ نے ان پر حملہ کیا اور اسم اشقیا کو واصل جہنم کیا۔ محمد اشعث نے اور کمک مانگی ابن زیاد نے ملامت کرتے ہوئے کہا ستر آدمی ایک آدمی کو گرفتار نہ کر سکے اس نے کہا ہمارا مقابلہ ہے اسد ضرغام۔ سیف حسام بطل ہمام اولاد خیر الانام سے محمد اشعث نے کہا اے مسلم بن عقیل میں آپ کو امان دیتا ہوں فرمایا مجھے تجھ جیسے فاسقوں کی امان درکار نہیں اور تین شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

میں نے قسم کھائی ہے کہ نہ قتل کروں گا تم میں سے مگر حر و آزاد کو اگرچہ میں موت کو اچھا نہیں جانتا۔

میں دھوکہ اور فریب سے لڑنا برا سمجھتا ہوں۔ روز قیامت ہر ایک اپنے شر کی سزا پائے گا۔

میں تم سے لڑوں گا اور کسی تکلیف سے خائف نہ ہوں گا اور ایسی چوٹیں ماروں گا کہ ان سے بچنا ممکن نہ ہوگا۔

آخر ان نابکاروں نے تیر برسائے اور پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ جناب مسلم مقابلے سے عاجز آگئے اور ایک دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گئے اور فرمایا ظالمو! تم مجھے پتھر مار رہے ہو گویا مجھے کافر سمجھا ہے حالانکہ میں اہل بیت انبیاء کے

ابرار سے ہوں۔ کیا تم ذریت رسول میں حق رسول کی رعایت کرنے والے نہیں۔ ابن اشعث نے کہا اے مسلم اپنے نفس کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ میری ذمہ داری میں آجاؤ۔ فرمایا یہ ہرگز نہ ہوگا جب تک میرے بدن میں طاقت ہے میں گرفتار نہ ہوں گا۔ یہ کہہ کر پھر حملہ کیا وہ خوف زدہ ہو کر بھاگے۔ اب جناب مسلم پر پیاس کا غلبہ ہوا۔ بارگاہ باری میں عرض کی، خداوندا پیاس مجھ پر غالب آرہی ہے اور کمزور بنا رہی ہے۔ دشمنوں نے زخموں اور پیاس سے بدحواس دیکھ کر ہر طرف سے حملہ کیا بکیر ابن الحمران نے آپ کے بالائی ہونٹ پر ضرب لگائی۔ حضرت مسلم نے اس کے پیٹ پر تلوار مار کر اسے ہلاک کر دیا۔ آخر جناب مسلم گرفتار کر لیے گئے۔ آپ نے ان سے پانی مانگا۔ عمرو بن حریث کا غلام ایک پیالہ میں پانی لے کر آیا جب آپ نے پینا چاہا تو پیالہ خون سے بھر گیا اور اگلے دانت بھی اس میں گر گئے۔ الغرض جناب مسلم کو جو زخموں سے چور چور تھے اسی حالت میں ابن زیاد کے پاس لائے۔

ابن زیاد نے حضرت علیؑ اور امام حسینؑ کو گالیاں دینا شروع کیں۔ حضرت مسلم نے کہا اے دشمن خدا جو تیرا دل چاہے وہ کر ابن زیاد نے حکم دیا کہ ان کو بالائے قصر لے جاؤ اور قتل کر دو۔ جناب مسلم دعا کرتے جاتے تھے خداوندا ہمارے اور اس قوم کے درمیان انصاف کر جنہوں نے ہمیں دھوکا دیا اور ذلیل کرنے کے بعد قتل کیا جناب مسلم کے قتل کے بعد اس نے ہانی بن عروہ کو اس جگہ قتل کرایا جہاں بکریاں فروخت ہوتی تھیں پھر حکم دیا کہ اس کی لاش کو الٹا درخت میں لٹکا دیا جائے اور یہ شعر پڑھا۔

فان كنت لا تدرين ما الموت فانظري الى هانيء في السوق وابن عقيل

اگر تو نہیں جانتا کہ موت کیا ہے تو دیکھ ہانی اور ابن عقیل کو بازار میں

قتل کرانے کے بعد اس نے دونوں کے سر ہانی بن حیوۃ الوداعی کے ساتھ یزید کے پاس بھیج دیئے اس نے ان دونوں سروں کو دمشق کے دروازہ پر لٹکوا دیا اور ابن زیاد کو لکھا مجھے خبر ملی ہے کہ حسینؑ عراق کی طرف آرہے ہیں لہٰذا ہر طرف پہرے بٹھا دے اور ان کو گرفتار کر کے اور کوئی تہمت لگا کر ان کو قتل کر۔ تاکہ یہ جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔

امام حسین علیہ السلام کا عزم عراق

جب امام حسین علیہ السلام نے مکہ سے عراق جانے کا ارادہ کیا تو عمرو بن ہشام مخزومی نے آپ کو منع کیا اور کہا اے میرے ابن عم اللہ آپ کو جزائے خیر دے آپ ہمارے نزدیک بہترین مشیر اور بہترین ناصح ہیں آپ یہاں سے کہیں نہ جائیں۔

ابن عباس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت دیر تک اس بارے میں گفتگو کرتے رہے ہیں لیکن حضرت نے ان کی رائے